OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com
DOI: https://doi.org/10.53575/arjish.v6.03(22)u1.1-11

جمیل الدین عالیؔ کی دوہا نگاری

Jamil ul Din Aali ki Doha Nigari

Prof: Dr Irfan Ullah Khattak
Chairman, Department of Urdu, Government Post Graduate College Bannu, KPK.
Email: irfanullahibm@gmail.com

Received on: 05-07-2022 Accepted on: 06-08-2022

Abstract

There are several authors of Urdu literature who have devoted much of their time and effort to ensuring that Urdu literature is widely read and who have attained a reputation for their excellent poetry and prose. While some focused on a specific genre to create works of art in their own disciplines, some were all-around artists. Mirza Jamil Uddin Aali, one of the writers in Urdu literature, not only made a name for himself in prose and poetry but also got involved in journalism. In addition to his outstanding poetry and prose, Aali is renowned for his intense interest in Doha, which he further developed and propagated as a significant and well-known subgenre of Urdu poetry. It is certain that neither a renowned Doha author nor Doha as a speech genre had ever existed before him. Only Aali deserves credit for introducing it to the general public in new colour and harmony. He gave it such consistency as a form of expression that it is now a well-liked component of Urdu poetry. The atmosphere that Doha is linked with and that his name is attributed to in Doha brings out the essence of his personality.

Keywords: Urdu literature, Poetry, Mirza Jamil Uddin Aali, Doha.

اردو ادب بیش بہا رنگ برنگے ستاروں سے مزین ہے جنھوں نے ہر دور میں اپنی ناقابل فراموش خدمات سے اردو ادب کے میدان کو وسعت عطا کر کے اس آسمان کی تابناکی اور چمک میں بیش بہا اضافہ کیا ہے۔ان جگمگاتے ستاروں میں بعض ایسے نایاب اور روشن ستارے بھی شامل ہیں جو دنیائے ادب میں اپنے نام سے نہیں بلکہ اپنے کام اور ادبی خدمات کی بدولت پہچانے جاتے ہیں۔اُن کا کام ہی ان کا تعارف ہوتا ہے۔اُن کا نام اور سلسلہ نسب بہت پیچھے رہ جاتا ہے وہ اپنے کام کی بدولت اپنی پہچان کرواتے ہیں۔

اپنے اپنے ذوق کی بدولت ہر اہلِ قلم نے ایک منفرد راہ اپنائی۔اپنی بے مثال قابلیتوں اور ادب سے دلچسپی کی بدولت بعض اہلِ قلم حضرات نے نثر کی دُنیا میں خوب نام کمایا تو بعض نے میدانِ شاعری کو اپنے فن سے مالا مال کیا۔کچھ مصنفین نے صرف ایک صنف پر اجارہ داری حاصل کی تو کچھ نے تقریباً ہر صنف میں طبع آزمائی کی۔

اُردو ادب میں مصنفین کی اس طویل فہرست میں ایک نام مرزا جمیل الدین عالیؔ (۱۹۲۵تا۲۰۱۵) ہیں. جنھوں نے اُردو نثر اور شاعری دونوں میں اپنے فن کے جوہر دکھانے کے ساتھ ساتھ اُردو صحافت میں بھی حصہ لیا۔اُردو ادب کی تقریباً تمام مقبول عام شعری و نثری اصناف پر کام کرنے کے علاوہ اگر ایک کم مقبول شعری صنف "دوہا" کی بات کی جائے تو تب بھی ہمارے سامنے عالیؔ کا نام ضرور آئے گا۔دوہا نگاری عالیؔ کا

تعارف ہے۔ دُنیائے ادب میں جب بھی دوہا کا نام لیا جاتا ہے تو پاکستان سے صرف عالیؔ کا نام عروج پر ہوتا ہے۔ دوہا جو کہ ایک ہندی صنفِ سخن ہے اُنہوں نے اس ڈوبتی ہوئی روایت کو دوبارہ زندہ کیا اور لاجواب دوہے لکھے۔

بیتے دنوں کی یاد ہے کیسی ناگن کی پھنکار

پہلا وار ہے زہر بھرا دوجا امرت دھار (۱)

عالیؔ نے دوہا نگاری کی صنف کو اپنی محنت اور دل چسپی کی بدولت عروج کی منزلوں تک پہنچایا اور اس میں بے پناہ نام کمایا۔ جمیل الدین عالیؔ جیسے لوگ بہت کم اس دنیا میں پیدا ہوتے ہیں مگر اپنے نور سے اس دنیا کو مزین کر جاتے ہیں اور ایسے لازوال کارنامے سرانجام دیتے ہیں جن کو بھلانا انسانی ذہن کے لیے کسی صورت ممکن نہیں ہوتا ہے۔ اردو ادب میں عالیؔ صاحب بالکل ایسے ہی انسان ہیں جنہوں نے اپنی علمی و ادبی سرگرمیوں اور انتھک محنت کی بدولت ایک بلند مقام حاصل کیا۔ انہوں نے اردو زبان و ادب کو اس حد تک بلندیوں سے ہمکنار کیا کہ اہلِ علم افراد اُن کی کوششوں کو داد دیے بغیر رہ نہیں سکتے۔

اُن کا پورا نام نواب زادہ مرزا جمیل الدین احمد خان ہے۔ جبکہ علمی و ادبی دنیا میں جمیل الدین عالیؔ کے نام سے شہرت حاصل کی۔

اُن کی حیات مستعار کا آغاز ۲۰ جنوری ۱۹۲۵ء کو دہلی میں ہوا۔

"سرامیر الدین احمد خان کے بیٹے نواب زادہ مرزا جمیل الدین احمد خان ۲۰ جنوری ۱۹۲۵ء کوچہ چیلاں دہلی میں اپنی ننھیال میں پیدا ہوئے"۔(۲)

غالب اور عالیؔ کا سلسلہ نسب "مغل" تھا۔ غالب کے خاندان لوہارو سے دوستانہ تعلقات تھے۔ اس لیے غالبؔ کے شعری فہم و ذوق کا اثر خاندان لوہارو کے ہر شاعر پر ہے۔ جمیل الدین عالیؔ نے بھی اس اثر کو قبول کیا۔ عالیؔ بڑے دلنشین انداز میں غالب کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

حیف عالیؔ بھی غزل اس کی غزل پر لکھیں

وہ جو غالبؔ بھی تھا اور معتقد میرؔ بھی تھا (۳)

عالیؔ کے دوہوں کا بنیادی وصف غنایت ہے۔ اُن کی کتاب "دوہے" میں ۲۷۰ دوہے شامل ہیں۔ جبکہ "لاحاصل" میں ۱۳ دوہے ہیں۔ عالیؔ نے ہندی زبان میں دوہے لکھے۔ پروفیسر سحر انصاری بتاتے ہیں کہ عالیؔ جی کے دوہے ہندوستان پہنچے تو وہاں رائے یہ تھی کہ یہ دوہے تو بے شک ہیں لیکن ہمارے ہاں دوہے اس طرح نہیں لکھے جاتے۔ عالیؔ جی نے بتایا بالکل صحیح یہ "عالیؔ چال" ہے۔

عالیؔ اب کے کٹھن پڑا دیوالی کا تیوہار

ہم تو گئے تھے چھیلا بن کر بھیا کہہ گئی نار (۴)

اردو کی دیگر شعری اصناف غزل، نظم، قصیدہ، مرثیہ، مثنوی، شہر آشوب، رباعی، قطعہ، ماہیا، گیت اور واسوخت وغیرہ کی طرح دوہا بھی مقبول عام صنف کا درجہ اختیار کر چکا ہے۔ دوہا ہندی شاعری کی مشہور صنف ہے۔ جو دو مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے اور دونوں ہی مصرعے آپس میں

ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ اس کا ہر مصرع چوبیس ماتراؤں پر مبنی ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے دونوں مصرعوں میں کل اڑتالیس ماترائیں ہوتی ہیں۔ اردو ادب کی لغات اور اصناف شعری پر مبنی کتب میں دوہا کی مختلف انداز میں تعریف بیان کی گئی ہے۔

علمی اردو لغت جامع:

دوہا/ڈوہڑا: (ھ۔ اند) ہندی نظم کی ایک قسم۔(۵)

جامع اللغات:

دوہا "ہندی بیت" ہے۔(۶)

قدیم اردو لغت:

دوہا، دو مصرعوں کی ایک نظم جس میں چار چرن ہوتے ہیں۔(۷)

نور اللغات:

دوہے کو "دوہا۔ دوہرا" ہندی نظم کی بیت لکھا گیا ہے۔(۸)

تاریخ ادبیات مسلمانانِ پاکستان وہند کے مطابق دوہے کی تعریف:

"دوہا ہندی شاعری کی ایک صنف ہے اور عربی بیت کے مترادف ہے اس میں دو مصرعے ہوتے ہیں جس کا قافیہ ہونا ضروری ہے۔ ہر مصرع کئی حصوں میں تقسیم ہوتا ہے جنہیں چرن یا پد کہتے ہیں"۔(۹)

اُردو میں دوہے کا رواج بہت پرانا ہے۔ پنجابی، کھڑی بولی، اودھی اور سندھی زبانوں کی طرح اردو میں دوہا نگاری کے نقش اور اثرات ہمیں ابتدائی دور میں ہی ملتے ہیں۔ یہاں تک کہ قدیم دوہے کو عربی اور فارسی سے قدرے دور ہی تصور کیا جاتا ہے۔ اور اسے اپ بھرنش اور پراکت کے زیر اثر سنسکرت کے قریب تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن اسے سنسکرت کی شعری اروایت سے قریب سمجھنا بہت بڑی غلطی ہے۔

ڈاکٹر فرحان فتح پوری "دنیائے ادب" میں اپنے مضمون "جمیل الدین عالیؔ اور اردو دوہا نگاری" میں لکھتے ہیں کہ:

"سنسکرت میں دوہے کا وجود نہیں ہے، دوہا سنسکرت کے زوال اور مسلمانوں کی آمد کے بعد برعظیم کی مختلف زبانوں میں نظر آتا ہے۔"(۱۰)

پس! دوہے کے ابتدائی اثرات ہمیں پراکرتوں کے زوال کے زمانے میں ملتے ہیں۔ جب اپ بھرنش زبانیں ملک بھر میں اپنے عروج پر تھی اپ بھرنش زبانوں میں شاعری اور ادب پروان چڑھنے لگا۔ یہی وہ دور تھا جس میں دوہا کے اوزان بحر پر بات کی گئی۔ دیگر شعری اصناف کی طرح دوہا کے بھی اصول و قواعد وضع کیے گئے اور اسے ایک باقاعدہ صنف کے طور پر متعارف کروایا گیا، سندھی، پنجابی، اودھی اور برج جو کہ پندرہویں صدی عیسوی کی زبانیں ہیں انہوں نے دوہا نگاری کے اثرات کو قبول کیا۔ اس کے باوجود ہمیں دوہا کے ابتدائی نقش علی قلندر شاہ اور امیر خسرو کے ہاں ملتے ہیں۔ اردو کے مسلمان صوفی شعراء نے اپنے جذبات کی ترجمانی کے لیے دوہا کو اپنایا۔ اسی طرح انہی کی بدولت دوسری زبانوں میں بھی دوہا کو مقبولیت کا درجہ حاصل ہوا۔

عالیؔ کی دوہوں پر مبنی کتابیں مندرجہ ذیل ہیں:

☆غزلیں، دوہے، گیت (۱۹۵۸ء) اس کتاب میں ۱۴۵ دوہے شامل ہیں۔

☆لاحاصل (۱۹۷۴ء) اس میں ۱۳۱ دوہے شامل ہیں۔

☆دوہے (۱۹۸۴ء) اس میں ۴۰۷ دوہے شامل ہیں۔

☆اے مرے دشتِ سخن (۱۹۹۵ء)

"لاحاصل" میں عالیؔ کے مسلسل دوہے "پاکستان کتھا" کے عنوان سے شائع ہوئے ہیں۔ عالیؔ نے اپنے دوہوں میں معاشرتی ناہمواریوں، مسائل و مصائب اور پیچیدہ صورت حال کو نہایت خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔ "پاکستان کتھا" میں عالیؔ نے پاکستان کے پہلے مارشل لاء کے دور میں پیش آنے والے تلخ حالات اور عوام کے مسائل کو بہت دُکھ بھرے انداز میں پیش کیا۔

سوکھے جسم اور بھوکی روحیں مانگیں جن کی لاکھ
کیا کیا ہیرے کیا کیا موتی بنتے جائیں راکھ (۱۱)

عالیؔ نے بڑے جوش اور دلیرانہ انداز میں مارشل لاء کے دور کے حالات کی عکاسی ہے۔ جس کی وجہ سے عالیؔ کو بہت سارے مسائل کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ مخالف قوتوں کا انہوں نے منہ توڑ جواب دیا اور صرف اپنی عوام کے مصائب میں دلچسپی لے کر اُن کو بیان کرنا عالیؔ نے اپنا اولین فرض سمجھا۔

افسر بولے کوئی عالیؔ کو چُپ رہنا سکھلاؤ
یہ بولیں جی چُپ نہ رہے تو ملک بدر کرواؤ (۱۲)

عالیؔ نے اپنے دوہوں میں رومانوی انداز اپنایا ہے۔ مرد اور عورت ایک گاڑی کے دو پہیے ہونے کی وجہ سے ہمارے معاشرے کا اہم حصہ ہیں اور شعراء حضرات کا من پسند موضوع بھی مرد و عورت کے عشق و محبت کی واردات کو بیان کرنا ہے۔ عالیؔ نے اپنے دوہوں میں عورت کے حسن کو نہایت خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔

کون ہے جس سے ملے بنا بھی اُس کا ہر دم دھیان
کون ہے جس کے بدن کی دوری کھینچ رہی ہے جان (۱۳)

عالیؔ نے اپنے دوہوں میں عشق مجازی کے نقش کو نہایت دلچسپ اور والہانہ انداز میں بیان کیا ہے۔ انہوں نے اپنے دوہوں میں عشق کی تڑپ، جدائی اور ملن کی کہانی میں بہت رنگ بھرا ہے۔

ساجن ہم سے ملے بھی لیکن ایسے ملے کے ہائے
جیسے سوکھے کھیت سے بادل بن برسے اُڑ جائے (۱۴)

عالیؔ نے انتہائی میٹھے لب و لہجے میں عشق و محبت کے معاملات کو اپنی دوہانگاری کا حصہ بنایا ہے۔ محبوب کے حسن کو عالیؔ نے بڑے دل موہ لینے والے انداز میں شعری روپ میں ڈھالا ہے۔

عالیؔ سے ہی مان کرے ہے عالیؔ سے ہی پیار
باورے باورے نینوں والی ہے کتنی ہشیار (۱۵)

"غزلیں، دوہے، گیت" میں عشق مجازی سے متعلق بے پناہ اشعار ہیں۔ مثلاً

عالیؔ تیرا بھید ہے کیا ہر دوہے پر بل کھائے
میں جانوں ترے پاپی من کو گھر والی یاد آئے (۱۶)

دوہانگاری عالیؔ کے تخلیقی فن کی عکاس ہے۔ انہوں نے اپنے دوہوں میں مزاج کا عنصر بھی شامل ہے۔ مزاحیہ لب و لہجے نے عالیؔ کی شاعری میں رنگ بھرا ہے۔ عالیؔ کا ادبی ذہن اُن کی دوہانگاری کا عکاس ہے۔

عالیؔ نے عشق کی راہ میں پیش آنے والے معاملات کو اس قدر مزاحیہ انداز میں شعری لباس میں ڈھالا ہے کہ پڑھنے والا ایک بار ضرور حیران ہوتا ہے اور عالیؔ کے فن کو داد دیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

عالیؔ اب کے کٹھن پڑا دیوالی کا تیوہار
ہم تو گئے تھے چھیلا بن کر بھیا کہہ گئی نار (۱۷)

ڈاکٹر خلیق انجم کہتے ہیں کہ:

"عالیؔ کے دوہے محض رومانوی نہیں بلکہ ان میں موضوعات کا کینوس بہت وسیع ہے۔ ان کے مضامین میں غیر معمولی تنوع ہے"۔ (۱۸)

ہر انسان کے ظاہر و باطن میں فرق پایا ہے۔ بہت کم لوگوں کا ظاہر و باطن ایک ہوتا ہے۔ ظاہر و باطن کے اس تضاد میں انسان کا کھوکھلا اور مکار چہرہ وقتی طور پر چھپ جاتا ہے۔ لیکن وہ سامنے ضرور آتا ہے۔

ظاہر اچھے گھر داروں کا باطن پاپی چور
کیا کُوکے گا، کیا ناچے گا، چڑیا گھر کا مور (۱۹)

ڈاکٹر شارب ردولوی لکھتے ہیں کہ:

"عالیؔ کے دوہوں میں بہت خوبصورت پیکر تراشی کی ہے۔ عالیؔ نے رنگوں اور موسیقی سے اپنے بیش تر پیکر تراشے ہیں۔ اُن کے دوہے ایک پینٹنگ کی طرح اُبھرتے ہیں اور جذبے اور واقعے کی بڑی پُراثر تصویر ذہن میں نقش کر جاتے ہیں"۔ (۲۰)

کچے محل کی رانی آئی رات ہمارے پاس
ہونٹ پہ لاکھا، گال پہ لالی، آنکھیں بہت اداس (۲۱)

عالیؔ کی شاعری خصوصاً دوہا نگاری میں ہمیں حقیقی زندگی کے رویوں اور حالات کی عکاسی ملتی ہے۔ عالیؔ چونکہ ایک بہت بڑے سیاح تھے تو حقیقت نگاری اُن میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ وہ تمام اشیاء کو باریک بینی سے دیکھنے کے عادی تھے۔ انہوں نے انتہائی بے باک لہجے میں اپنی غزل، نظم، اور دوہا میں حقیقت پر مبنی شاعری کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کوشش کی بدولت عالیؔ کو شاعری میں مقام ملا۔ اور وہ آج ہم سب کے دلوں میں موجود ہیں۔

عالیؔ کی شاعری خصوصاً دوہوں کی دلچسپی اس لیے ہے کہ ان میں اس حقیقت کی جھلکیاں دکھائی دتی ہیں کہ جتنا وہ اس خصوصیت کے قریب ہیں، اتنی ہی اُن کی شاعری سچی ہے۔ (۲۲)

دوڑنے والو دوڑو، پر یہ دھیان نہ جانے پائے

آخر میں بس وہی جیتے گا جس کو سے جتائے (۲۳)

پس ! مرزا جمیل الدین عالیؔ نے اپنی علمی بصیرت اور گہرے مشاہدے کی بدولت اپنی شاعری میں ایک مقام حاصل کیا۔ انہوں نے خاص طور پر اپنے دوہوں میں اس قدر لطف کا عنصر پیدا کیا کہ غزل، نظم اور گیت جیسی مقبول عام شعری اصناف کے ہوتے ہوئے انہوں نے اپنی دوہا نگاری کو بلندیوں سے ہمکنار کیا اور اسے اردو کی شعری اصناف میں ایک خاص مقام عطا کرنے میں کامیاب ہوئے۔ عالیؔ سے پہلے بھی دوہا موجود تھا۔ اور عالیؔ کے بعد بھی دوہا موجود ہے لیکن دوہے کو جتنی عزت دوام عالیؔ نے بخشی ہے وہ کسی اور شاعر نے نہیں بخشی۔ انہوں نے اتنے اعلیٰ دوہے لکھے ہیں کہ اُن کے بعد آنے والے دوہا نگاروں کے لیے اس صنف شاعری میں مقام حاصل کرنا خاصا مشکل ہو گیا ہے۔

کیسے نئے نئے کہنے والے کیا کیا بھاؤ سبھاؤ

عالیؔ دوہا زندہ رہے گا چاہے تم اُٹھ جاؤ (۲۴)

دوہا نگاری میں عالیؔ کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ اہل علم طبقہ جب بھی دوہا نگاری کا نام لے گا تو اُن کے ذہن پر صرف ایک ہی نام جگمگائے گا اور وہ نام ہے "مرزا جمیل الدین عالیؔ"۔

ادیب سہیل "دنیائے ادب" کے "جمیل الدین عالیؔ نمبر" میں لکھتے ہیں کہ :

"دوہے کے میدان میں عالیؔ جی کی خدمات ایک عرصے تک یاد رکھی جائیں گی۔ فیض احمد فیضؔ نے غزل کو ایک نئی کروٹ عطا کی، عالیؔ جی نے دوہے کی پرانی بوتل کو نیا مشروب مہیا کیا کہ بوتل ہی کے نیا ہونے کا گمان ہونے لگا"۔ (۲۵)

عالیؔ جی ہم کل میں لکھیں یا آج تمہارا نام

یارو میں تو آج بھی ہوں اور کل بھی میرا کام (۲۶)

عالیؔ جی کے دوہوں کے موضوعات بیشتر شعراء اور دوہا نگاروں کی عمومی طرزِ تخلیق سے الگ ہیں۔ اُن کے موضوعات محض حُسن و عشق تک محدود نہیں بلکہ اگر یوں کہا جائے تو زیادہ موزوں بات ہو گی کہ اُن کے موضوعاتی تجربات نے ہی اُن کے اظہارِ بیاں کو وسعت اور گہرائی بخشی

ہے۔اسی وسعت اور گہرائی کو نقادوں اور ہم عصروں نے نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ سراہا ہے۔ڈاکٹر خلیق انجم لکھتے ہیں:

"عالیؔ کے دوہے محض رومانی نہیں ہیں بلکہ ان میں موضوعات کا کینوس بہت وسیع ہے"۔(۲۷)

عالیؔ ایک واضح، مضبوط اور مستحکم شخصیت کے مالک ہیں۔وہ صرف حق پسند ہی نہیں حق گو بھی ہیں۔اور حق گوئی انہیں بے خوف اور بے باک بناتی ہے۔انہوں نے نثر میں بھی اپنی شخصیت کی جھلک دکھائی ہے لیکن چونکہ اُن کی شہرت کا سب سے بڑا حوالہ "دوہا" ہے لہٰذا اُن کی شخصیت کا بہترین عکاس رہا ہے۔محمد حسن عسکری نے عالیؔ کی شاعری کو شخصیت کی شاعری کہا ہے۔اگرچہ شاعری غزل اور دوہوں دونوں پر مشتمل ہے مگر دوہوں میں اُن کی شخصیت زیادہ جھلکتی ہے۔

اُن کی باوقار شخصیت کے اندر موجود شوخ اور شگفتہ مزاج انسان دوہوں میں ہر پرت اور پردے سے آزاد ہو کر جاندار اور مکمل تصویر کی شکل میں سامنے آتا ہے۔

عالیؔ کل اِک پربت تھا، اب گرتی ہوئی دیوار
کہنے کو سو کارن ہیں پر کارن ہے وہ نار(۲۸)
لندن جس کا شور تھا اتنا نکلا پیار سے خالی
گھومے کیا کیا نار نویلی ٹک ٹک دیکھے عالیؔ(۲۹)

جسے یہ چھو لیں بنے وہ سونا آپ یہ خالی ہاتھ
عالیؔ جی کا نام پڑا ہے مرزا پارس ناتھ(۳۰)

جمیل الدین عالیؔ نے اپنے دوہوں کے لئے جو زبان استعمال کی وہ ہندی اور اُردو کا ایسا امتزاج ہے جسے سمجھنے کے لئے نہ تو ہندی والوں کو اُردو سیکھنے کی ضرورت ہے نہ ہی اُردو والوں کو ہندی۔عالیؔ کے ہاں ہندی الفاظ کثیر تعداد میں موجود ہیں مگر اُردو والے ان سے ناواقف و ناآشنا نہیں کیونکہ جہاں کہیں بطور منفرد لفظ کے ہندی الفاظ کے معنی اُردو والوں کے لئے ناقابلِ فہم ہوں وہاں مکمل دوہے کا مجموعی مفہوم اس کی وضاحت کرکے اس لفظ کو قابلِ فہم بنا دیتا ہے، مثلاً:

آتما جیسی بانکی تتلی جب بن جائے شریر
اور نہ جانے اب جیون کی کیا کیا ہو تاثیر(۳۱)

اے بالک اس چکر کو پرماتما خود بھی روئے
جیون کی تو ذات ہی کالی کون سیاہی دھوئے(۳۲)

پاکستان میں دوہا مضبوط بنیادوں پر مستحکم ہو چکا ہے۔اس کا رشتہ روایت سے قائم ودائم ہے اور مستقبل روشن اور اس استحکام میں خواجہ دل محمد اور جمیل الدین عالیؔ کا بنیادی کردار ہے۔ عالیؔ نے کبیر اور تلسی داس کے طرزِ ادا میں نہیں کی مگر یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ انہوں نے دوہے کسی تجربے کے طور پر نہیں کہے۔انہوں نے نئ اختراعات کے ساتھ اس صنف کو الگ پہچان دے کر ذریعۂ اظہار بنایا۔ان کے دوہوں کو ہندی یا پراکرت زبانوں کے معیار پر نہیں پر کھا جا سکتا انہوں نے دوہے کو نہ صرف مستقل فن کا درجہ دلوایا بلکہ اسے نقطۂ عروج تک بھی پہنچایا۔وہ صرف خوش گو ہی نہیں معنی یاب بھی ہیں اُردو والوں کے لئے ان کے دوہوں میں ایک تنوع آمیز شیرینی ہے جو عوامی اور فقیرانہ مزاج میں آسانی اور خوبصورتی سے ڈھل کر ادا ہوتی ہے۔

سطورِ بالا میں کی گئی تمام بحث کو اس بات پر سمیٹنے میں راقمۃالحروف کو کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوئی کہ مرزا جمیل الدین عالیؔ "اُردو دوہا نگاری" کے بانی اور خالق ہی نہیں، بلکہ صنف دوہا کے مجدّد بھی ہیں۔دوہا نگاری میں نئ جہات اور نئے اُفق تلاش کرنے والے اس منفرد شاعر کو اُردو ادب کی تاریخ میں اہم مقام حاصل ہے۔یہ وہ شعری دستاویز ہے جو فن کی دنیا میں ان کی پہچان بن چکی ہے۔

References

1. Aali ,Jamil ud din "Ghazlain Dohy ,Ghet"Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 2000.Page#122
2. Muhammad Umer"Monthly"Charsoo" Rawalpindi November,December,1995,Page#25
3. Aali ,Jamil ud din "Ghazlain Dohy ,Ghet"Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 2000.Page#46
4. Aali ,Jamil ud din "Ghazlain Dohy ,Ghet"Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 2000.Page#46
5. Waris Sarhindi ,"Ilmi Lughat jame" Elmi Kutab Khana,Lahore2014.Page#750
6. Abdul MajeedKhwaja,"Jame ul Lughat(vol 2)Udu Science Board ,Lahore,1989,Page#375
7. Urdu Lught(vol 9)Urdu Lughat Board,Karachi,1988, ,Page#735
8. Noor ul Hasan Nayyer,"Noor ul Lughat(V0l 3) National Book Foundation ,Islam Abad,1985, ,Page#141
9. Tareek e Adbiat "Musllmanan e Pakistan o hind(vol 1) 1971,Page#124
10. Farman Fateh Poori Dr, ,Jamil ud din owr Urdu Doha Nigari, include"Duniauy Adab" ,Jamil ud din aali No,Karachi 2000,Page#383
11. Aali , ,Jamil ud din"Lahasil" "Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 1995.Page#39
12. Aali, ,Jamil ud din"Lahasil" "Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 1995.Page#375
13. Aali ,Jamil ud din "Ghazlain Dohy ,Ghet"Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 2000.Page#136
14. Aali ,Jamil ud din "Ghazlain Dohy ,Ghet"Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 2000.Page#122
15. Aali ,Jamil ud din "Ghazlain Dohy ,Ghet"Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 2000.Page#137
16. Aali ,Jamil ud din "Ghazlain Dohy ,Ghet"Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 2000.Page#142
17. Aali ,Jamil ud din "Ghazlain Dohy ,Ghet"Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 2000.Page#137

18. Khaleeq Anjym Dr"Urdu ka Sajeela owr Banka Shair"Include in "Ghazlain Dohy ,Ghet"Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 2000.Page#188
19. Aali ,Jamil ud din "Ghazlain Dohy ,Ghet"Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 2000.Page#82
20. Rovi Sharb Dr" Aaki awr Urdu Dohy"including "Dohy' Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 2000.Page#215
21. Rovi Sharb Dr" Aali awr Urdu Dohy"including "Dohy' Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 2000.Page#78
22. Rafiq Khawar"Aali Chaal,Kirn Kirn Sangeet" include"Duniauy Adab" ,Jamil ud din aali No,Karachi 2000,Page#124
23. Aali"ay Mery Dasht e Shukan" Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 1995.Page#109.
24. Aali"ay Mery Dasht e Shukan" Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 1995.Page#116.
25. Adeeb sohail"Dohy awr Aali g k Dohy" include"Duniauy Adab" ,Jamil ud din aali No,Karachi 2001,Page#454
26. Aali"ay Mery Dasht e Shukan" Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 1995.Page#150
27. Khaleeq Anjum" Armhgan e aali" Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 1995.Page#284
28. Aali a"Dohy' Pakistan Riters cooperative Society Karachi.(Kopra) August 2003
29. Jamil Ud Aali "La Hasil"(vol 3) Pakistan Riters cooperative Society Lahore 1993.Page#49.
30. Jamil Ud Aali "La Hasil"(vol 3) Pakistan Riters cooperative Society Lahore 1993.Page#50
31. Aali ,Jamil ud din "Ghazlain Dohy ,Ghet"Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 2000.Page#134
32. Aali ,Jamil ud din "Ghazlain Dohy ,Ghet"Pakistan Riters cooperative Society Karachi. Lahore 2000.Page#134

حوالہ جات

۱۔عالیؔ، جمیل الدین، "غزلیں، دوہے، گیت"، پاکستان رائیٹرز کوآپریٹیو سوسائٹی کراچی۔لاہور، اپریل ۲۰۰۰ء، ص ۱۲۲

۲۔ محمد عمر، ماہنامہ، "چہار سو"، راولپنڈی، نومبر، دسمبر، ۱۹۹۵ء، ص ۲۵

۳۔عالیؔ، جمیل الدین، "غزلیں، دوہے، گیت"، محولہ ءبالا، ص ۴۶

۴۔عالیؔ، جمیل الدین، "غزلیں، دوہے، گیت"، محولہ ءبالا، ص ۴۶

۵۔وارث سرہندی، علمی اردو لغت جامع، علمی کتب خانہ۔لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۷۵۰

۶۔ عبدالمجید، خواجہ، جامع اللغات (جلد دوم)، اردو سائنس بورڈ، لاہور ۱۹۸۹، ص ۱۰۴۰

۷۔اردو لغت (جلد نہم)، اردو لغت بورڈ، کراچی، ۱۹۸۸ء، ص ۳۵۷

۸۔نورالحسن نیرّ، نوراللغات (جلد سوئم)، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء، ص ۱۴۱

۹۔تاریخ ادبیات، مسلمانان پاکستان وہند (جلد اول)، ۱۹۷۱ء، ص ۱۲۴

۱۰۔فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، "جمیل الدین عالیؔ اور اردو دوہا نگاری"، مشمولہ، دنیائے ادب "(جمیل الدین عالیؔ نمبر)، کراچی، ۲۰۰۰ء، ص ۳۸۳

۱۱۔عالیؔ، جمیل الدین، "لاحاصل"، پاکستان رائٹرز کوآپریٹیو سوسائٹی، لاہور، ۱۹۹۵ء، ص ۳۹

۱۲۔ایضاً ص ۳۷

۱۳۔عالیؔ، جمیل الدین، "غزلیں، دوہے، گیت"، محولہ بالا، ص ۱۳۶

۱۴۔ایضاً ص ۱۲۲

۱۵۔ایضاً ص ۱۳۷

۱۶۔ایضاً ص ۱۴۲

۱۷۔ایضاً ص ۱۳۷

۱۸۔خلیق انجم، ڈاکٹر، "اردو کا بانکا اور سجیلا شاعر"، (مضمون)، مشمولہ، "دوہے"، ص ۱۸۸

۱۹۔عالیؔ، جمیل الدین، "دوہے"، پاکستان رائٹرز کوآپریٹیو سوسائٹی، کراچی، لاہور، ۲۰۰۰ء، ص ۸۲

۲۰۔ردلوی شارب، ڈاکٹر، "عالیؔ اور اردو دوہے"، (مضمون)، مشمولہ، "دوہے"، ص ۲۱۵

۲۱۔عالیؔ، جمیل الدین، ڈاکٹر، محولہ بالا، ص ۷۸

۲۲۔رفیق خاور، "عالیؔ چال کرن کرن سنگیت"، مشمولہ، "دنیائے ادب"، (جمیل الدینعالیؔ نمبر)، کراچی، ۲۰۰۱، ص ۱۲۴-۱۲۵

۲۳۔عالیؔ، جمیل الدین، "اے مرے دشتِ سخن"، پاکستان رائٹرز کوآپریٹیو سوسائٹی، کراچی، لاہور، مارچ ۱۹۹۵ء، ص ۱۰۹

۲۴۔ایضاً ص ۱۱۶

۲۵۔ادیب سہیل، "دوہے اور عالیؔ جی کے دوہے"، مشمولہ، "دنیائے ادب"، (جمیل الدین عالیؔ نمبر)، کراچی، ۲۰۰۱ء، ص ۴۵۴

۲۶۔عالیؔ، جمیل الدین، "اے مرے دشتِ سخن"، محولہ بالا، ص ۱۵۰

۲۷۔ خلیق انجم، ڈاکٹر، ارمغان عالیؔ، پاکستان رائٹرز کواپریٹو سوسائٹی کراچی، لاہور، ص ۲۸۴

۲۸۔ جمیل الدین عالیؔ، دوہے، پاکستان رائٹرز کواپریٹو سوسائٹی (کوپرا)، کراچی، اگست ۲۰۰۳ء

۲۹۔ جمیل الدین عالیؔ، لاحاصل (تیسرا ایڈیشن اضافوں کے ساتھ)، پاکستان رائٹرز کواپریٹو سوسائٹی لاہور، ۱۹۹۳ء، ص ۴۹

۳۰۔ ایضاً، ص ۵۰

۳۱۔ جمیل الدین عالیؔ، غزلیں، دوہے، گیت، ص ۱۳۴

۳۲۔ ایضاً، ص ۱۳۴

References

1. 'Aali', JimYil al-Din, "Ghazals, Couplets, Gait", Pakistan Reuters Cooperative Society Karachi. Lahore, April2000, p. 122
2. Muhammad Umar, Monthly, "Chahar Su", Rawalpindi, November, December, 1995, p. 25
3. Ali, JamYil al-Din, "Ghazals, Couplets, Gyat", Mohula Bala, p. 46
4. Ali, JamYil al-Din, "Ghazals, Couplets, Gyat", Mohula Bala, p. 46
5. Waris Sirhindi, Scholarly Urdu Dictionary Jami, ScholarlyLibrary. Lahore, 2014, p. 750
6. Abdul Majed, Khwaja, Jami-ul-Laghat (Vol. II), Urdu Science Board, Lahore, 1989, p. 1040
7. Urdu Dictionary (Vol. IX), Urdu Dictionary Board, Karachi, 1988, p. 735
8. Noor-ul-Hasan Nayyar, Noor-ul-Laghat (Vol. III),National Book Foundation, Islamabad, 1985, p. 141
9. TarikhAdab Yat, Muslims of Pakistan and India (Vol. I), 1971, p. 124
10. Farman Fatehpuri, Doctor, "JamYil al-Din Ali and Urdu Doha Nigari", Content, DinYa'i Adab (JamYil al-Din Ali No.), Karachi, 2000, p. 383

11. Ali, JimYil al-Din, "Lahasil", Pakistan Writers Cooperative Society, Lahore, 1995, p. 39
12. Ibid.p. 37
13. Ali, JamYil al-Din, "Ghazals, Couplets, Songs", Mohula Bala, p. 136
14. Ibid.p. 122
15. Ibid.p. 137
16. Ibid.p. 142
17. Ibid.p. 137
18. KhalIq Anjum, Doctor, "Urdu Ka Banka aur Sajela Poet", (essay), Contents, "Doha", p. 188
19. Ali, JimYil al-Din, "Doha", Pakistan Writers Cooperative Society, Karachi, Lahore, 2000, p. 82
20. Radlawi Sharb, Doctor, "Aali and Urdu Couplets", (article), Contents, "Couplets", p. 215
21. Ali, JamYil al-Din, Doctor, Muhula Bala, p. 78
22. RifYaq Khawar, "Aali Chal Karan Karan Sangyat", content, "DinYay Adab ", (JamYil al-DinAli No.), Karachi, 2001, pp. 124-125
23. Ali, JimYil al-Din, "A Dead Dasht-e-Sachan", Pakistan Writers Cooperative Society, Karachi, Lahore, March 1995, p. 109
24. Ibid.p. 116
25. Adyb Saheel, "Couplets and Couplets of Aali Ji", content, "DinYa'i Adab", (JamYil al-Din Ali No.), Karachi, 2001, p. 454
26. 'Ali, JamYil al-Din, "O Mare Dasht-e-Sachan", Mohula Bala, p. 150.
27. Khaliq Anjum, Dr. Armaghan Ali, Pakistan Writers Cooperative Society Karachi, Lahore, p. 284
28. Jamil-ud-Din Ali, Couplet, Pakistan Writers Cooperative Society (COPRA), Karachi, August 2003
29. Jamil-ud-Din Ali, La Haasil (3rd ed. with additions), Pakistan Writers Cooperative Society Lahore, 1993, p. 49
30. Ibid., p. 50
31. Jamil-ud-Din Ali, Ghazals, Couplets, Songs, p. 134
32. Ibid. p. 134